

فتاویٰ المصطفیٰ، سند الاصفیاء، قطب الاقطاب، وحید الدھر، فرید العصر
شیخ، امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی قدس سرہ العزیز

صاحب دلائل الخیرات

تحریر: صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری



COPY RIGHT © - ISLAMIEducation.COM

فنا فی المصطفیٰ، سند الاصفیاء، قطب الاقطاب، وحید الدھر، فرید العصر
شیخ، امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی قدس سرہ العزیز

صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر: (صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک ایمان دار کی سب سے بڑی متاع ایمان ہے۔۔۔ ایمان کی اساس حب رسول ﷺ ہے۔۔۔
محبت مصطفیٰ ﷺ اصل ایمان، جان ایمان، روح ایمان اور حاصل ایمان ہے، بغیر اس کے ایمان کا تصور بھی نہیں
کیا جاسکتا۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ - (صحیح

بخاری، جلد ۱ صفحہ ۴)

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے باپ اور اولاد سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں“۔۔۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ۔۔۔ (صحیح مسلم، جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

”کوئی بندہ اس وقت تک ایمان دار نہ ہوگا جب تک کہ میں اسے اس کے گھر والوں، اس کے مال اور سارے جہاں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں“۔۔۔

سعید ہیں وہ لوگ جنہیں حب رسول کی حلاوت نصیب ہوئی، مبارک ہیں وہ دل جو حب رسول میں دھڑکتے اور یاد رسول میں تڑپتے ہیں۔۔۔ انہیں مجہین محبوب خدا اور شیدایان جمال مصطفیٰ میں سے ایک اہم نام فنا فی المصطفیٰ، سند الاصفیاء، عارف کامل، قطب الاقطاب، وحید الدہر، فرید العصر، شیخ، امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی کا ہے۔۔۔ آپ نسباً حسنی، مذہباً مالکی۔ (اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین، مکتبہ اسلامیہ طہران، ۱۳۸۷ھ، جلد ۲، صفحہ ۲۰۴) اور مشرباً شاذلی تھے۔

(محمد المہدی الفاسی، ۱۱۰۹ھ، ممتع الاسماع فی الجزولی و التباع و ما لها من الاتباع، صفحہ ۶۳)

نوٹ: فاس کے ممتاز علماء شیخ عبد الحی العمروی اور شیخ عبد الکریم مراد (جنہوں نے فضیلة الشیخ سید محمد مالکی علوی کے دفاع میں بھی مستقل کتاب تحریر کی ہے) کی تحقیق سے اس کتاب ”متع الاسماع“ کا تیسرا ایڈیشن ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء کو مطبع النجاح جدیدہ دار البیضاء، مراکش سے شائع ہوا تھا، جس کے صفحہ ۱۶ تا ۵۲ پر امام جزولی کے حالات ہیں۔۔۔۔ یہ حصہ شیخ عباس بن ابراہیم نے اپنی تالیف ”الاعلام بمن حل مراکش و اغمات من الاعلام“ میں بجنسہ شامل کر دیا ہے۔۔۔۔ فی الوقت راقم کے پیش نظر الاعلام کا یہی نسخہ ہے۔۔۔۔ مقالہ میں جہاں بھی متع الاسماع کا حوالہ آیا ہے، وہاں مندرجہ صفحہ نمبر سے مراد الاعلام

کی پانچویں جلد کا صفحہ نمبر ہے ---

اسم گرامی

آپ کا نام نامی اسم گرامی محمد، والد کا نام عبدالرحمن، جب کہ دادا کا اسم گرامی ابوبکر بن سلیمان ہے۔ (ممتع

الأسماع، صفحہ ۲۵)

تاریخ میں بہت سے ایسے بزرگ ملتے ہیں جن کی نسبت والد کی بجائے جد اعلیٰ کی طرف ہوتی ہے، امام جزولی کو بھی بالعموم ان کے والد کے دادا جان حضرت سلیمان کی طرف منسوب کر کے محمد بن سلیمان کہا جاتا ہے۔)

ممتع الأسماع، صفحہ ۲۵)

نسب

آپ حسنی سید ہیں، اکیس واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتا

ہے۔۔۔ امام محمد المہدی الفاسی (م: ۱۱۰۹ھ) نے آپ کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا ہے:

الْشَّيْخُ مُحَمَّدٌ (صاحب دلائل الخیرات) بَنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ
يَعْلَى بْنِ يَخْلَفَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يُونُسَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدُوزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكَامِلِ بْنِ حَسَنِ الْمُثَنَّى بْنِ
الْحَسَنِ السَّبِطِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - (ممتع الاسماع (مشمول فی الاعلام)، جلد ۵، صفحہ ۲۵)

سلسلہ نسب نقل کرنے کے بعد امام فاسی تحریر فرماتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے کوئی نام رہ گیا

ہے، کیوں کہ حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عبداللہ کامل کی اولاد میں جعفر نامی صاحب زادے معروف

نہیں ہیں، ممکن ہے کہ حضرت جعفر اور عبداللہ کامل کے درمیان کوئی نام رہ گیا ہو۔ (ممتع الاسماع (مشمول

فی الاعلام)، جلد ۵، صفحہ ۲۵)

بعض نے صاحب دلائل الخیرات کو حسینی سید قرار دیا ہے۔۔۔ ان کے خیال میں حضرت جعفر کے والد عبد

اللہ بن حسین بن علی زین العابدین بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ممتع الاسماع (مشمول فی

الاعلام)، جلد ۵، صفحہ ۶-۲۵)

نسبت

امام محمد بن سلیمان کا تعلق قبیلہ جزولہ کی شاخ سملاہ سے ہے۔۔۔ آپ کا شمار اس قبیلہ کے متمول لوگوں میں ہوتا ہے۔۔۔ اس وجہ سے آپ کو جزولی اور سملائی کہا جاتا ہے۔۔۔ آپ کی سکونت ملک بربر (افریقا) کے علاقہ سوس اقصیٰ میں تھی۔ (ممتع الاسماع (مشمول فی الاعلام)، جلد ۵، صفحہ ۴۵)

تعلیم

امام جزولی نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے شہر فاس میں رہائش اختیار کی اور وہاں کے مدرسہ صفارین میں داخل ہو گئے، جہاں ان کا رہائشی حجرہ اب بھی معروف ہے۔۔۔ یہاں آپ نے ابن حاجب کی تصانیف اور مدونہ کبریٰ وغیرہ کتابوں کو زبانی یاد کیا اور یوں علم میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تصوف و ولایت میں بھی کمال حاصل کیا۔ (ممتع الاسماع (مشمول فی الاعلام)، جلد ۵، صفحہ ۴۵)

حصول تعلیم کے زمانہ میں آپ اپنی رہائش گاہ میں تنہا رہتے تھے، کسی کو اپنے ساتھ نہ ٹھہراتے۔۔۔ بعض لوگ اس خلوت گزینی پر معترض ہوئے اور ان کے والد کو شکایت کی کہ انھوں نے شاید مکان میں مال اکٹھا کر رکھا ہے کہ کسی کو اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔۔۔ والد گرامی نے مکان میں جانے کی خواہش ظاہر کی تو امام جزولی نے دروازہ کھول دیا، اندر داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کمرے کے در و دیوار پر ہر طرف تحریر تھا:

الْمَوْتُ! الْمَوْتُ! الْمَوْتُ!۔۔۔

والد گرامی پر جب اپنے صاحب زادے کا یہ حال اور مقام منکشف ہوا تو بے ساختہ پکار اٹھے:

انظروا این هذا و این نحن۔ (ممتع الاسماع (مشمول فی الاعلام)، جلد ۵، صفحہ ۴۵)

”دیکھو! ہم کس گمان میں تھے اور یہ کس مقام پر فائز ہے“۔۔۔

سلسلہ طریقت

شیخ جزولی نے فاس سے ساحلی علاقہ کارخ کیا، وہاں آپ کی ملاقات یکتائے روزگار عارف کامل شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ امغار سے ہوئی، آپ نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کی اور فیض حاصل کیا۔ (محمد الفاسی المہدی، ۱۱۰۹ھ، مطالع المسرات، مطبع تازیہ، صفحہ ۳/ ممتع الاسماع، صفحہ ۵۳)

آپ کا تعلق سلسلہ شاذلیہ سے تھا، کثرت درود و سلام اور محبت رسول اس سلسلہ کی امتیازی پہچان ہے۔۔۔
 شیخ جزولی خود بھی سید تھے اور آپ کے مشائخ کرام کا سلسلہ نسب بھی سادات سے ملتا ہے۔۔۔ اس طرح حسب و
 نسب کی برکت اور محبت دینی و محبت طینی دونوں کے اتصال سے نورِ علیٰ نور کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ (مسموع
 الاسماع، صفحہ ۵۰)

سیدی صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ العزیز نے اپنے مشائخ سے
 سلسلہ شاذلیہ کی سند میں امام جزولی کے شیخ کا نام سید عبدالرحمن تحریر کیا ہے اور راس السلسلہ امام ابوالحسن شاذلی قدس
 سرہ العزیز کی وساطت سے حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تک آپ کا سلسلہ طریقت اس طرح نقل کیا ہے :

سَيِّدِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَزُولِيِّ، صَاحِبُ دَلَائِلِ الْخَيْرَاتِ قَدَسِ سره

سَيِّدِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الشَّرِيفُ قَدَسِ سره

سَيِّدِي عُثْمَانُ قَدَسِ سره

سَيِّدِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الرَّجْدَادِيُّ قَدَسِ سره

سَيِّدِي عَيْنُوسُ الْبَدَوِيُّ قَدَسِ سره

سَيِّدِي إِمَامُ الْمَغْزَالِيِّ قَدَسِ سره

سَيِّدِي عَبْدُ اللَّهِ الْمَغْرَبِيُّ قَدَسِ سره

تَاجُ الْعَارِفِينَ سَيِّدِي عَلِيُّ أَبُو الْحَسَنِ الشَّاذِلِيِّ الْحَسَنِيِّ رضي الله عنه

سَيِّدِي شَيْخُ عَبْدِ السَّلَامِ قَدَسِ سره

سَيِّدِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَنِيِّ قَدَسِ سره

سَيِّدِي أَبُو بَكْرٍ الشُّبَلِيُّ قَدَسِ سره

سَيِّدِي جَنِيْدُ بَغْدَادِيِّ قَدَسِ سره

سَيِّدِي سُرِيُّ سَقَطِيِّ قَدَسِ سره

سَيِّدِي حَبِيبُ عَجْمِيِّ قَدَسِ سره

سَيِّدِ التَّابِعِينَ حَسَنِ بَصْرِيِّ قَدَسَ سِرُّهُ

سَيِّدِنَا اِمَامِ حَسَنِ مَجْتَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضَى كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمِ

سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمَصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء، کتاب المستطاب المحتوی علی

الاسانید الصحیحة المعروف بہ ثبت نعیمی، مطبع قاضی محمد شہاب الدین دکنی مراد آبادی، صفحہ ۲۲، ۲۳)

خلوت گزینی

شیخ جزولی سلسلہ شاذلیہ میں بیعت کے بعد چودہ سال تک خلوت گزیر رہ کر عبادت و ریاضت اور منازل

سلوک طے کرنے میں مشغول رہے۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۳)

وَ كَانَ كَثِيرَ الْاُورَادِ مُرَاقِبًا لِلَّهِ تَعَالَى فِي جَمِيعِ اَفْعَالِهِ وَاَقِفًا عِنْدَ حُدُودِهِ عَامِلًا بِكِتَابِ

اللَّهِ تَعَالَى وَ سُنَّةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَنْ اَشْتَهَرَ بِالصَّلَاحِ - (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۳)

”آپ ہمہ وقت اوراد و وظائف میں مشغول رہتے، ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتے، کتاب

و سنت پر سختی سے کار بند اور حدود الہی کی پاسبانی کرنے والے تھے، بالآخر آپ کی نیکی اور بزرگی کی دھوم مچ گئی،

دن رات میں ڈیڑھ قرآن کریم (ایک قرآن مکمل اور نصف قرآن) کی تلاوت کرتے، بسم اللہ شریف کا

وظیفہ پڑھتے اور شب و روز میں دو مرتبہ دلائل الخیرات ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ (عباس بن ابراہیم، الاعلام بمن

حل مراکش و انعمات من الاعلام، مطبعہ ملکیہ، رباط، ۱۹۷۶ء، جلد ۵، صفحہ ۸۴)

تربیت مریدین

چودہ سالہ طویل خلوت کے بعد دین کی نشر و اشاعت اور خلق خدا کی ہدایت کے لیے آپ نے جلوت اختیار

کی۔۔۔ آسفی شہر کو آپ نے اپنی دینی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور مریدین کی تربیت و ہدایت کا کام سرانجام دینا

شروع کیا۔۔۔ بے شمار لوگ آپ کے دستِ حق پرست پر تائب ہوئے اور آپ کا چرچا چار دانگ عالم میں پہنچ

گیا۔۔۔ آپ سے بے شمار عظیم کرامات اور حیرت انگیز خوارق رونما ہوئے۔۔۔ آپ کے مناقب اور کمالات میں غور کرنے سے عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۳)

آسفی شہر کے والی نے آپ کو وہاں سے نکال دیا، تو آپ مطرازہ بستی کے مضافات آفرغال (ممتع الاسماع میں آفرغال ہے) میں اقامت گزریں ہو گئے۔۔۔ آپ نے یہاں بھی مریدین کی تربیت کا مشن جاری رکھا۔۔۔ آپ کی برکت سے لوگوں کے دل انوارِ الہی سے منور اور اسرار و معارفِ تصوف سے آشنا ہونے لگے۔۔۔ آپ کے وجودِ باجود کی برکت سے تمام بلادِ مغرب میں ذوقِ فراواں پیدا ہو گیا۔۔۔ آپ کی شہرت و مقبولیت ملک کے کونے کونے میں جا پہنچی۔۔۔ ہر جگہ آپ کے معتقدین کا ایک حلقہ پیدا ہو گیا۔۔۔ یوں اس خطے کو حیاتِ نو میسر آئی اور طریقِ تصوف از سر نو زندہ ہو گیا۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۴۷/مطالع المسرات، صفحہ ۳)

آپ کے کثیر التعداد خلفاء میں سے ابو عبد اللہ محمد الصغیر السہلی اور شیخ محمد عبدالکریم منذاری نے بہت شہرت پائی۔۔۔ آپ کی اور آپ کے مخلص خلفاء و مستفیضین کی مساعی جمیلہ سے معرفتِ الہی کا نور عام ہوا اور لوگوں کے دل انوار و تجلیات سے جگ مگانے لگے اور آپ کے سلسلہ کو بہت وسعت ملی۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۴۷/مطالع المسرات، صفحہ ۳)

عام مریدین کا تو کیا شمار، خواص کی تعداد بھی ہزاروں میں تھی:

حَتَّى اجْتَمَعَ مِنَ الْمُرِيدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا وَ سِتْمِائَةً وَ خَمْسَةَ وَ سِتُونَ، كُلُّهُمْ مِمَّنْ نَالَ مِنْهُ خَيْرًا جَزِيلاً عَلَى قَدْرِ مَرَاتِبِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۲)

”یہاں تک کہ آپ کے فیض یافتہ مریدین میں سے بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تو ایسے کامل تھے کہ مقامِ ولایت پر متمکن ہوئے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق قربِ الہی کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہوئے۔۔۔“

آپ کی ذات مرجعِ خلاق تھی۔۔۔ مریدین کے علاوہ ہزاروں افراد آپ کی زیارت و ملاقات کے لیے

حاضر ہوتے۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۲)

فضائل و مناقب

حضرت امام جزولی قدس سرہ العزیز جامع الکلمات بزرگ تھے۔۔۔ شیخ ادریس بن ماجی قیطونی (م

۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) آپ کا ذکر خیر اس طرح کرتے ہیں:

مَحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَسَنِيِّ الْجَزُولِيِّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْخُ
الْفَقِيهَ الْعَلَّامَةَ الْعَارِفُ الْوَلِيُّ الصَّالِحُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ عَلَمُ الْأَعْلَامِ الْعَامِلُ الشَّيْخُ
الْكَامِلُ الْعَارِفُ بِاللَّهِ الْوَاصِلُ ، نُحْبَةُ الدَّهْرِ وَوَحِيدُ الْعُصْرِ كَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ وَ
الْأَيِّمَةِ الْمُهْتَدِينَ ذَاهِمَةً عَالِيَةً وَ أَخْلَاقِي زَاكِيَةً مَرْضِيَّةً وَ طَرِيقَةً سَنِيَّةً كَثِيرَ النَّفْعِ لِلْعِبَادِ -

(سید ادریس بن ماجی قیطونی، ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء، معجم المطبوعات المغربية، مطابع سلا، مراکش، صفحہ ۷-۷۶)

اس کتاب پر استاذ عبداللہ کنون (۱۴۰۹ھ) نے مقدمہ تحریر کیا، موصوف فاس، مراکش کے عالم دین ہیں،

انہوں نے علامہ سید علوی مالکی کی کتاب مفہیم يجب ان تصح پر تقریظ بھی تحریر کی ہے۔

”ابو عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر بن سلیمان جزولی شیخ، علامہ، عارف، ولی، صالح، شیخ الاسلام، مقتدا و پیشوا، عالم، عامل، شیخ کامل، اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے، اللہ سے ملانے والے، یکتائے روزگار اور وحید العصر تھے۔۔۔ آپ کا شمار علماء عالمین اور سر اپارشد و ہدایت ائمہ میں ہوتا ہے۔۔۔ آپ بلند ہمت، پاکیزہ اخلاق، عمدہ طریقہ والے اور خلق خدا کو بہت نفع پہنچانے والے تھے۔۔۔“

امام محمد المہدی الفاسی رقم طراز ہیں:

”حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار علماء عالمین اور ائمہ مجتہدین میں ہوتا ہے۔۔۔ آپ کو نسب و حسب کے ساتھ ساتھ علم و عمل کا شرف بھی حاصل تھا۔۔۔ آپ ربانی احوال، بلند مقامات، عالی ہمت، پاکیزہ اخلاق کے حامل تھے۔۔۔ آپ کا طریقہ عمدہ تھا۔۔۔ علم لدنی اور اسرار ربانی کے حامل اور بڑے بڑے خرق عادت امور میں صاحب تصرفات و کرامات تھے۔۔۔ آپ جامع مانع قطب، نافع غوث، برستی ہوئی بارش کی طرح فیض رساں، وارثِ رحمانی، امام ربانی تھے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے اہل زمانہ کے لیے سر اپارحمت، برکت اور نور بنایا تھا۔۔۔ آپ لوگوں کے لیے مرکز نگاہ، مظہر تصرفاتِ خدا، منبع مدد، فریادرس،

کثیرالرفع تھے۔۔۔ آپ ایسے کیمیا اثر تھے کہ صحبت میں آنے والے کی زندگی میں انقلاب رونما ہو جاتا اور تھوڑے ہی عرصہ میں سرکش نفوس کے تانبے خالص سونے میں بدل جاتے، ان کے اندھیرے، اجالے میں اور غم سرور میں تبدیل ہو جاتے، شہوانی خیالات اور (نفسانی) کثافتیں دور ہو جاتیں، ہمتیں بلند اور ارادے مضبوط ہو جاتے۔۔۔ آپ سے کثیرالتعداد لوگ مستفیض ہوئے، جن میں بڑے مشہور مشائخ بھی شامل ہیں۔۔۔ آپ نے ویران بستیوں اور مردہ دلوں کو حیات نو بخش دی، مغرب کے علاقہ میں تصوف کے آثار و انوار کو پھر سے زندہ کر دیا، جس سے تمام بلاد مغرب میں طریق فقر و رویشی کو رواج ملا اور ذکر الہی اور نبی کریم ﷺ پر درود کا شعور عام ہوا۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۵)

محبتِ مصطفیٰ ﷺ

صاحب دلائل الخیرات شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا تخصص اور امتیازی وصف حب رسول ﷺ تھا۔۔۔ وہ تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنی کیفیتِ محبت کو یوں بیان کرتے ہیں:

وَنَفَيْتَ عَنْ قَلْبِي فِي هَذَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ الشُّكَّ وَالْإِرْتِيَابَ وَغَلَبْتَ حُبَّهُ عِنْدِي عَلَى حُبِّ جَمِيعِ الْأَقْرَبَاءِ وَالْأَحْبَاءِ۔ (ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی، ص ۵، دلائل الخیرات،

انجمن حزب الرحمن، بصیر پور (اوکڑا)، الحزب السادس، صفحہ ۵)

”اے اللہ! تو نے میرے دل کو اس نبی کریم ﷺ کے بارے میں ہر قسم کے شک و شبہ سے دور رکھا ہے اور آپ کی محبت کو میرے نزدیک تمام رشتہ داروں اور پیاروں کی محبت پر غالب کر دیا ہے۔۔۔“

شیخ جزولی کی محبتِ مصطفوی کے مظاہر دلائل الخیرات میں جا بجا دیکھے جا سکتے ہیں

عقیدہ

امام جزولی رحمہ اللہ خوش عقیدہ بزرگ ہیں، جن کا تعلق اہل السنۃ والجماعۃ سے ہے۔۔۔ ذات الوہیت کے حوالے سے بڑا ٹھوس عقیدہ رکھتے تھے، انھوں نے جا بجا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی قدرت کاملہ کا بڑے حسین پیرائے میں ذکر کیا ہے۔۔۔ دلائل الخیرات بنیادی طور پر درود و سلام کا مجموعہ ہے مگر اس کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ درود پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان اور اس کا

جلال و کمال راسخ ہو جاتا ہے۔۔۔

عظمت الوہیت کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کے علم، اختیارات، کمالات، تصرفات، معجزات، آپ کی عند اللہ وجاہت و محبوبیت، آپ کا حاضر و ناظر ہونا، آپ سے توسل و استعانت اور آپ ﷺ کی عظمت و شوکت کو بڑے حسین پیرائے میں بیان کیا ہے۔۔۔

امام جزولی رحمہ اللہ، بارگاہ الہیہ میں انھی عقائد اہل سنت پر مداومت کی دعما نگتے ہیں۔۔۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

اللَّهُمَّ يَا رَبِّ بَجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِكَ الْمُؤْتَمَنِيِّ طَهَّرْ قُلُوبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يَبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَ مَحَبَّتِكَ وَ آمَنَّا عَلَى السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَ الشُّوقِ إِلَى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ - (دلائل الخیرات، مطبوعہ انجمن حزب الرحمن، بصیر پور)

”اے اللہ، اے میرے رب! تو اپنے برگزیدہ نبی اور پسندیدہ رسول کی جاہ و مرتبت کے صدقے ہمارے دلوں کو ہر ایسے وصف سے پاک کر دے جو ہمیں تیرے مشاہدہ اور تیری محبت سے دور کرتا ہو اور سنت و جماعت کے طریقہ اور اپنی ملاقات کے شوق پر ہمارا خاتمہ فرما۔۔۔ اے ہیبت و جلال اور انعام و اکرام والے۔۔۔

شعر و سخن

شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ شعر و سخن کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔۔۔ آپ کے اشعار خوفِ خدا، ترغیبِ اعمالِ صالحہ، حبِ رسول اور آپ ﷺ سے استمداد اور حصولِ شفاعت کے مضامین پر مشتمل ہیں۔۔۔ ذیل میں نمونہ کلام پیش کیا جاتا ہے:

- (۱) إِذَا شَهِدْتُ يَوْمَ الْعِقَابِ جَوَارِحِي فَكَيْفَ خَلَاصِي مِنْ ظُهُورِ قَبَائِحِي
- (۲) إِذَا قَالَتِ الْعَيْنَانِ تَذْكَرُ سَاعَةً نَظَرْتُ بِهَا لِلْمُنْكَرَاتِ الْقَبَائِحِ
- (۳) وَقَالَ لِسَانِي كَمْ لَفِظْتُ بِبَاطِلِي وَ كُنْتُ إِلَى الْعِصْيَانِ أَوَّلَ رَائِحِ
- (۴) وَقَالَتْ يَدَايَ كَمْ تَنَاوَلْتُ مَائِمًا فَوَا أَسْفَى إِنْ كُنْتُ غَيْرَ مُسَامِحِ
- (۵) وَقَالَتْ لِي الرَّجُلَانِ مَحْرَمَ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ وَ لَمْ تَسْمَعْ مَقَالَةَ نَاصِحِ
- (۶) فَإِنِّي إِلَى نَارٍ تَلْظِي وَ قُودُهَا أَسَاقُ ذَلِيلًا خَاسِرًا غَيْرَ رَابِحِ
- (۷) فَإِنْ مَنْ ذُو الْإِحْسَانِ بِالْعَفْوِ وَ الرَّضَى نَجَوْتُ وَ إِلَّا كُنْتُ رَهْنًا قَبَائِحِ

(الاعلام بمن حل مراکش و اغمات من الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۸۳)

- (۱).....”جزاوسزا کے دن جب میرے اعضاء میرے گناہوں کی گواہی دیں گے، تو کیسے خلاصی ہو پائے گی“۔۔۔
- (۲).....”جب دونوں آنکھیں کہیں گی، وہ گھڑی یاد کر، جب تو ناپسندیدہ اور حرام چیزوں کو تکتا تھا“۔۔۔
- (۳).....”جب میری زبان کہے گی، یاد کرتو نے کتنے غلط الفاظ اس سے ادا کیے اور تو گناہوں کی طرف خوشی خوشی آگے بڑھ کر جاتا تھا“۔۔۔
- (۴).....”میرے ہاتھ کہیں گے، تو نے گناہوں میں مبتلا کر دینے والی کتنی چیزوں کو پکڑا؟ ہائے افسوس! کاش تو گناہوں اور تسامحات سے اجتناب کرتا“۔۔۔
- (۵).....”ٹانگیں کہیں گی، تو مجھے کتنی ہی بار حرام کی طرف لے گیا اور تو نے کسی کی نصیحت پر کان نہ دھرا“۔۔۔
- (۶).....”اب مجھے بھڑکتی آگ کا ایندھن بنایا جائے گا اور اس کی طرف ذلیل و رسوا کر کے لے جایا جائے گا اور کچھ نفع حاصل نہ ہوگا“۔۔۔
- (۷).....”اگر احسان کرنے والا رب کریم احسان فرما کر عفو و درگزر اور اپنی رحمت سے نوازے تو میں نجات پا جاؤں گا، ورنہ بری طرح جکڑ دیا جاؤں گا“۔۔۔

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں استغاثہ کے چند اشعار:

- (۱) يَا رَحْمَةَ اللَّهِ إِنِّي خَائِفٌ وَجَلُّ
(۲) وَ لَيْسَ لِي عَمَلٌ أَلْقَى الْعَلِيمَ بِهِ
(۳) فَكُنْ أَمَانِي مِنْ شَرِّ الْحَيَوَةِ
(۴) وَ كُنْ غِنَايَ الَّذِي مَا بَعْدَهُ فَلَسْ
(۵) تَحِيَّةُ الصَّمَدِ الْمَوْلَى وَ رَحْمَتُهُ
(۶) عَلَيْكَ يَا عُرْوَتِي الْوُثْقَى وَ يَا سَنَدِي
- يَا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنِّي مُفْلِسٌ عَانِ
سِوَايَ مَحَبَّتِكَ الْعُظْمَى وَ اِيْمَانِي
وَ مِنْ شَرِّ الْمَمَاةِ وَ مِنْ اِحْرَاقِ جُثْمَانِي
وَ كُنْ فَكَاكِي مِنْ اَغْلَالِ عِصْيَانِي
مَا غَنَّتِ الْوُرُقُ فِي اُورَاقِ اَغْصَانِ
الْاَوْفَى وَ مَنْ مَدَحُهُ رُوْحِي وَ رِيْحَانِي

(دلائل الخيرات، صفحہ ۲۷۵)

(۱).....”اے اللہ کی رحمت! بے شک میں خائف ہوں، ڈرنے والا ہوں، اے اللہ کی نعمت! میں محتاج اور کنگال ہوں“---

(۲).....”اور میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں، جس کے ساتھ خدائے علیم کی بارگاہ میں حاضری دوں، سوائے آپ کی محبتِ عظمیٰ کے اور آپ پر میرے یقین و ایمان کے“---

(۳).....”آپ میرے ضامن بن جائیے، زندگی کے شر سے اور موت کے شر سے اور اس سے کہ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے جلایا جائے“---

(۴).....”اور آپ ہی میرا سرمایہ (حیات) بن جائیں، جس کے بعد بے مائیگی نہیں اور مجھے گناہوں کے طوقوں سے نجات دلائیں“---

(۵-۶).....”اے میرے مضبوط وسیلے اور میرے کامل بھروسے! جو سب سے بڑھ کر وفا کرنے والے ہیں، اے وہ کہ جس کی تعریف میری راحت اور فرحت و تازگی ہے، آپ پر اس بے نیاز مالک و مولیٰ کا ہدیہ سلام اور اس کی رحمت ہو، جب تک پرندے سرسبز و شاداب ٹہنیوں پر چہچہاتے رہیں“---

ایک اور قطعہ ملاحظہ ہو:

نَبِيَّ الْهُدَىٰ ضَاقْتُ بِبِئِ الْحَالِ فِي الْوَرَىٰ
وَ أَنْتَ لِمَا أَمَلْتُ فِيكَ جَدِيرٌ
فَسَلْ خَالِقِي تَفْرِيجَ كَرْبِي فَإِنَّهُ
عَلَىٰ فَرَجِي دُونَ الْأَنَامِ قَدِيرٌ

(دلائل الخیرات، مطبوعہ انجمن حزب الرحمن بصیر پور، صفحہ ۲۸۴/ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ کراچی، صفحہ ۳-۲۴۲)

(۱).....”اے ہدایت عطا کرنے والے نبی! زمانے میں برا حال ہو گیا، جب کہ آپ میری امیدوں پر پورا اترنے والے ہیں“---

(۲).....”سوائے اپنے خالق سے میرے غم کو دور کرنے کا سوال کریں، اس لیے کہ مخلوق کے مقابلے میں اللہ

تعالیٰ ہی میری نجات پر قادر ہے“ ---

وصال

شیخ جزولی کی مقبولیت، شہرت، علم و فضل اور طریقت میں اعلیٰ مقام کی وجہ سے حاسدین کا ایک گروہ پیدا ہو گیا تھا، انہوں نے آپ کو زہر دے دیا، جس سے آپ کو درجہ شہادت نصیب ہوا۔۔۔۔۔ ۱۶ ربیع الاول ۸۷۰ھ کو نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ یا دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور واصل باللہ ہو گئے۔۔۔۔۔ اسی روز بعد نماز ظہر آپ کو ”سوس“ میں آپ کی بنا کردہ مسجد کے صحن میں دفن کیا گیا۔

(مطالع المسرات، صفحہ ۳/ ممتع الاسماع، صفحہ ۵۲)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ وصال کے بعد عمر و المعیطی (متوفی ۸۹۰ھ) نے آپ کو تابوت میں رکھا اور جب بھی کسی مہم پر روانہ ہوتا، تابوت کو اپنے ساتھ لے جاتا، جس سے اسے فتح و نصرت حاصل ہوتی۔۔۔۔۔ بیس سال کے بعد عمر و المعیطی نے وفات پائی، تب لوگوں نے شیخ جزولی کے تابوت کو دفن کر دیا۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۶)

آپ کے وصال کے ستر (۷۷) سال بعد سلطان احمد الاعرج نے آپ کے جسم اطہر کو سوس سے لے جا کر مراکش کے قبرستان ریاض العروس میں دفن کر دیا (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۸) اور آپ کے مزار پر گنبد تعمیر کیا گیا۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۸)

علامہ یفرنی در الرحال میں لکھتے ہیں کہ خلیفہ مراکش نے ۱۱۳۸ھ میں (ازسرنو) روضہ تعمیر کرایا تو سنگ بنیاد کے موقع پر محفل کا انعقاد کیا گیا۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۹۳) آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۵۸)

ستتر سال بعد جسم تروتازہ تھا

ستتر سال کے بعد جب آپ کو قبر سے نکالا گیا تو آپ کا جسم بالکل تروتازہ تھا، جیسے آج ہی دفن کیا گیا ہو۔۔۔۔۔ اتنی طویل مدت گزر جانے کے باوجود آپ کا جسم متغیر نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ آپ کی داڑھی اور سر کے بال ایسے تھے، جیسے آج ہی حجام نے آپ کی حجامت بنائی ہو۔۔۔۔۔

ایک شخص نے آپ کے چہرے کو انگلی سے دبایا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور

جب انگلی اٹھائی تو خون پھر اپنی جگہ لوٹ آیا، جیسے زندوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۳-۴۴/ یوسف بن اسماعیل النہانی، ۱۳۵۰ھ، جامع کرامات الاولیاء، دارالفکر، بیروت، جلد ۱، صفحہ ۲۷۶)

مزار پر انوار سے کستوری کی خوش بو

مراکش میں آپ کا مزار مرجعِ خلاق ہے۔۔۔ مزار پر بڑے رعب و جلال کا سماں ہے۔۔۔ لوگ زیارت کے لیے جوق در جوق حاضری دیتے ہیں اور دلائل الخیرات کا بکثرت ورد ہوتا ہے۔۔۔

آپ کی ساری عمر حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے، درود شریف کی ترغیب دیتے اور درود شریف کی نشرو اشاعت میں گزری۔۔۔ درود شریف کی برکت سے آپ کی قبر اطہر سے کستوری کی مہک آتی ہے۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۴/ جامع کرامات الاولیاء، جلد ۱، صفحہ ۲۷۶)

تصانیف

خلق خدا کی ہدایت و رہنمائی کے ساتھ ساتھ آپ نے مریدین کی تربیت کے لیے تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا۔۔۔ شیخ سید ادریس بن ماجی قیطونی نے تین کتابوں کا ذکر کیا ہے:

۱..... تصوف میں ایک کتاب (نام ذکر نہیں)

۲..... حزب سبحان الدائم لا یزول المعروف بحزب الجزولی

۳..... دلائل الخیرات۔ (معجم المطبوعات العربیة، صفحہ ۷۷)

شیخ احمد بابا سودانی نے بھی تصوف میں آپ کی تالیف کا ذکر کیا ہے، مگر نام تحریر نہیں کیا۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۴۹)

علامہ فاسی نے آپ کے تالیف کردہ ”حزب سبحان الدائم“ کے بارے میں لکھا ہے:

”یہ ”حزب جزولی“ کے نام سے معروف ہے۔ (ممتع الاسماع بحوالہ الاعلام، صفحہ ۷۳)

اس حزب کی اہمیت کا اندازہ شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب اس قول سے لگایا جاسکتا ہے:

وَمَا وَاطَبَ عَلَيْهِ إِلَّا وَلِيُّ وَمُبَارَكٌ۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۷۵)

”اسے پابندی سے وہی پڑھ سکے گا، جو ولی اور صاحب خیر و برکت ہوگا۔۔۔“

شیخ ابوالعباس اس حزب کے بارے میں اپنا تجربہ یوں رقم کرتے ہیں:

فَمَا رَأَيْنَا أَحَدًا وَاظْبَ عَلَى قِرَاءَتِهِ إِلَّا وَجَدَ لَهُ بَرَكََةً وَنُورًا فِي قَلْبِهِ - (ممتع الاسماع، صفحہ ۷۵)

”ہمارا مشاہدہ ہے کہ جس کسی نے بھی حزبِ جزولی کا باقاعدگی سے ورد کیا، وہ قلبی نور اور برکت سے بہرہ یاب ہوا“ ---

آپ کا مرتبہ وظيفہ ”حزب الفلاح“ نہایت مختصر وظيفہ ہے، جس کا مکمل متن ”الاعلام“ کے صفحہ ۹۶ پر درج ہے --- اس کے بارے میں شیخ صالح الشرقي لکھتے ہیں:

مَا أَفْلَحَ مَنْ أَفْلَحَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ حِزْبِ الْفَلَاحِ - (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۹۶)

”حزب الفلاح کے بغیر (راہِ تصوف میں) کسی کو بھی فلاح و کامرانی نصیب نہیں ہوئی“ ---

حزب الفلاح کی نہایت جامع شرح، شیخ احمد بن ابی القاسم زمرانی تادلی صومعی نے تحریر کی ہے۔ (ممتع

الاسماع، صفحہ ۷۷)

دلائل الخیرات

امام جزولی کی اس شہرہ آفاق تالیف کو بڑی مقبولیت نصیب ہوئی --- خود حضرت مؤلف کی تصریح کے مطابق اس کا مکمل نام اس طرح ہے:

دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ وَ شَوَارِقُ الْأَنْوَارِ فِي ذِكْرِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ - (مقدمہ، دلائل الخیرات، صفحہ ۹)

”برگزیدہ نبی ﷺ پر درود کے تذکرہ میں بھلائیوں کے دلائل اور چمکتے انوار“

دلائل الخیرات کی تصنیف سے پہلے آپ نے حج کیا (معجم المطبوعات المغربية، صفحہ ۷۷)، پھر

فاس میں طویل عرصہ تک قیام پذیر رہے --- اسی اثنا میں آپ نے جامع قرودین کے کتب خانہ سے استفادہ کر

کے دلائل الخیرات مرتب کی تھی (مطالع المسرات، صفحہ ۲)

کتاب آٹھ احزاب پر مشتمل ہے --- آغاز میں مختصر مقدمہ کے بعد ”فصل فی فضل الصلوة علی

النبي ﷺ“ کے عنوان سے نہایت ایمان افروز روایات پر مشتمل درود پاک کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، جس

سے قاری کے دل میں درود پاک کا شوق فراواں اور حضور ﷺ کی محبت کا داعیہ پیدا ہوتا ہے --- اس فصل میں

درج روایات اور درود پاک کے صیغوں کو آپ نے مستند کتب سے مرتب فرمایا ہے، تاہم اختصار کے پیش نظر اسناد کو

حذف کر دیا ہے۔۔۔

فضائل درود کے بعد آپ نے نبی کریم ﷺ کے دو سو ایک اسماء گرامی درج کیے ہیں، ان اسماء کے انتخاب میں آپ ﷺ کے کمالات و اختیارات اور گونا گوں فضائل و مناقب کے ساتھ ساتھ مصنف کے اپنے عقیدہ کا اظہار بھی ہوتا ہے۔۔۔ اسماء النبی ﷺ کے بعد **”صفة الروضة المباركة“** کے عنوان سے حضور ﷺ کے روضہ پاک کی تفصیل بیان کی گئی ہے، جس کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ درود پڑھنے والے کے دل میں گنبد خضر اور اس کے مکین رحمۃ للعالمین ﷺ کا تصور راسخ ہو، تاکہ حضوری کی اس خاص کیفیت میں ہدیہ درود و سلام پیش کیا جائے۔۔۔

دلائل الخیرات مرتب کرنے کی غرض و غایت

امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کی وجہ تالیف یوں بیان کرتے ہیں:

**فَالْغَرَضُ فِي هَذَا الْكِتَابِ ذِكْرُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضَائِلِهَا نَذْكُرُهَا مَحْدُوفَةً
الْأَسَانِيدِ لَيْسُهُلَّ حِفْظُهَا عَلَى الْقَارِي وَهِيَ مِنْ أَهَمِّ الْمُهَمَّاتِ لِمَنْ يُرِيدُ الْقُرْبَ مِنْ رَبِّ
الْأَرْبَابِ - (مقدمہ، دلائل الخیرات، صفحہ ۸-۹)**

”اس کتاب کی تالیف کا مقصد نبی کریم ﷺ پر درود اور اس کے فضائل کا بیان ہے، ہم اسے سندیں حذف کر کے ذکر کریں گے تاکہ قاری کو یاد کرنے میں سہولت رہے اور یہ اہم ترین مقاصد میں سے ہے، اس خوش نصیب کے لیے جو مالک حقیقی کے قرب کا خواست گار ہو“۔۔۔

امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

**إِبْتِغَاءَ لِمَرْضَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَ مَحَبَّةٍ فِي رَسُولِهِ الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ - (مقدمہ،
دلائل الخیرات، صفحہ ۷)**

”اس کتاب کے مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے (اللہ تعالیٰ راضی ہو اور اس کے رسول کریم ہمارے آقا محمد رضی اللہ عنہ کی محبت اور خوب خوب سے) کی محبت نصیب ہو“۔۔۔

سبب تالیف

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، سیدی احمد صاوی کی ”شرح علی صلوات الدرر“ کے حوالے سے دلائل الخیرات کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کا وقت ہو گیا، شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ وضو کرنے کے لیے کنوئیں پر تشریف لے گئے، وہاں پانی نکالنے کی کوئی چیز میسر نہ آئی، آپ پریشان تھے کہ کیا کریں؟ اتنے میں قریبی مکان کی بالائی منزل سے ایک بچی نے یہ کیفیت دیکھی تو کہنے لگی:

”آپ کی ولایت کی شہرت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے، اس کے باوجود آپ پریشان ہیں“---

اس لڑکی نے آکر کنوئیں میں لعاب ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے پانی ابل کر کنوئیں سے باہر آ گیا اور زمین پر بہنے لگا، شیخ نے وضو کیا اور قسم دے کر پوچھا کہ تمہیں یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ --- اس نے بتایا:

بِكثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَيَّ مَنْ كَانَ إِذَا مَشَى فِي الْبَرِّ الْأَقْفَرِ تَعَلَّقَتْ الْوُحُوشُ بِأَذْيَالِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ---

”یہ مقام مجھے اس ذات گرامی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی وجہ سے نصیب ہوا ہے کہ جب آپ جنگل میں سے گزرتے تو وحشی جانور دامن اقدس سے لپٹ جاتے“---

یہ سن کر شیخ نے حلف اٹھا کر پختہ عہد کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف پر کتاب تالیف کروں گا --- چنانچہ آپ نے دلائل الخیرات تحریر کی - (جامع کرامات الاولیاء، جلد ۱، صفحہ ۲۷۷) مولوی نور محمد نقشبندی چشتی نے دلائل الخیرات (دلائل الخیرات، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ کراچی، صفحہ ۲۲۱) کے حاشیہ میں اس درود کی نشان دہی کی ہے اور اسے ”صلوة البئر“ کا نام دیا ہے، وہ متبرک درود شریف یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً مَّقْبُولَةً تَوَدِّي بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيمَ - (دلائل الخیرات، انجمن حزب الرحمن بصیر پور، الحزب السابع، صفحہ ۱۰)

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ایسا درود جو ہمیشہ رہنے والا مقبول ہو کہ ادا فرمائے تو اس کے سبب ہماری طرف سے آپ کے عظیم حق کو“---

شیخ محمد المعطی، دلائل الخیرات کی تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لڑکی کو فضا میں پرواز کرتے دیکھا، تو اس سے اس مقام پر فائز ہونے کا ذریعہ

پوچھا، اس نے کہا کہ یہ حضور ﷺ کی خدمت میں کثرت سے درود پڑھنے کی وجہ سے نصیب ہوا۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۸۴)

دلائل الخیرات کی مقبولیت

اس کتاب کی خداداد مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پوری دنیا میں اسے بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے، خاص طور پر اہل محبت حرمین شریفین میں اس کی قرأت بکثرت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ شیخ قیطونی اس کی مقبولیت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ الَّذِي هُوَ آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَوُضِعَ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ فَوَاطِبَ عَلَى قِرَاءَتِهِ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَعَلَيْهِ سُرُوحٌ وَتَعَالِيْقٌ كَثِيرَةٌ۔ (معجم المطبوعات المغربية، صفحہ ۷)

”دلائل الخیرات حضور نبی کریم ﷺ پر درود کے متعلق ایسی کتاب ہے جو اللہ کی نشانیوں میں ایک بڑی نشانی ہے، جسے تمام روئے زمین پر بڑی مقبولیت حاصل ہے۔۔۔۔۔ اس کی قرأت مشرق و مغرب والوں کا باقاعدہ معمول ہے۔۔۔۔۔ اس کتاب پر بہت سے حواشی اور شروح تحریر کی گئیں۔۔۔۔۔“

خليفة حاجي كاتب چلپی نے بھی شرق و غرب، خصوصاً بلاد روم میں دلائل الخیرات کی مقبولیت کا تذکرہ کیا ہے۔ (مصطفیٰ بن عبداللہ کاتب چلپی، ۱۰۶۷ھ، كشف الظنون عن اسامي الكتب و الفنون، مطبعہ اسلامیہ، طہران، جلد ۱، صفحہ ۷۵۹)

علامہ محمد المہدی الفاسی کہتے ہیں:

”دلائل الخیرات کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے بڑی نفع بخش کتاب بنایا ہے، اس کی شہرت و مقبولیت شمس و قمر کی طرح پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، مشرق و مغرب، کیا شہر، کیا وادیاں، ہر جگہ برابر مقبول ہے، اس کتاب کے ذریعے لوگوں کو نور اور برکت نصیب ہوتی ہے۔“ (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۲)

اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ بعض خوش بخت لوگوں کو براہ راست حضور

ﷺ نے اس کتاب کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۸۹)

شیخ صدیق فلالی کو، جو ایک اُمّی بزرگ تھے، دلائل الخیرات حفظ تھی، انھیں خواب میں آقا حضور ﷺ نے

دلائل الخیرات پڑھائی تھی۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۱۰۳)

حل مشکلات کے لیے مجرب

شیخ ابو حامد العربی الفاسی بعض فقہاء اور حفاظ کا قول نقل کرتے ہیں:

مِمَّا جُرِّبَ لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَتَفْرِيجِ الْكُرْبِ قِرَاءَةُ دَلَائِلِ الْخَيْرَاتِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً وَ
يَجْتَهِدُ الْقَارِئُ أَنْ يَكْمَلَ هَذَا الْعَدَدَ قَبْلَ تَمَامِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِنَّ الْحَاجَةَ تُقْضَى كَأَنَّهَا مَا
كَانَتْ بَبْرَكَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۸۵)

”دلائل الخیرات کا چالیس مرتبہ پڑھنا قضائے حاجات، حل مشکلات اور دفع غم کے لیے مجرب ہے۔۔۔
پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ چالیس دنوں کے اندر اندر یہ وظیفہ مکمل کر لے، تو درود پاک کی برکت سے اس
کی حاجت، خواہ کیسی ہی بڑی کیوں نہ ہو، پوری کر دی جائے گی۔۔۔“

شروح دلائل الخیرات

اسے دلائل الخیرات کی قبولیت عامہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ بڑے جلیل القدر ائمہ نے اس کی متعدد شروح تحریر
کی ہیں، جن میں علامہ محدث مہدی فاسی کی شرح ”مطالع المسرات“ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔۔۔
موصوف نے دلائل الخیرات کی تین شرحیں تحریر کیں۔۔۔ کبیر، متوسط اور صغیر۔۔۔ مطالع المسرات غالباً متوسط
ہے۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۸۵)

اس کے علاوہ بھی الاعلام میں بعض دیگر شروح و حواشی کا ذکر ملتا ہے۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۸۵)
دلائل الخیرات کے بعض نسخوں میں اس کی بارہ (۱۲) شروح کے نام دیے گئے ہیں۔ (الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۸۹)
اسماعیل پاشا نے بھی بعض شروح کا تذکرہ کیا ہے۔ (اسماعیل پاشا، ایضاح المکنون فی الذیل علی
کشف الظنون، مکتبہ اسلامیہ طہران، ۱۳۷۸ھ، جلد ۱، صفحہ ۶۷۶)

شیخ ابوراس محمد بن احمد المعسکری نے احادیث دلائل الخیرات کی تخریج کی ہے۔ (الاعلام بمن حل

مراکش و اغمات من الاعلام، جلد ۵، صفحہ ۱۰۳)

ملفوظات

رہ نوردانِ تصوف اور مریدین و طالبین کی رہنمائی کے لیے شیخ جزولی کے بہت سے ملفوظاتِ طیبات اور اقوالِ مبارکہ ملتے ہیں، جن میں حبِ رسول، اتباعِ سنت، شریعت کی پاس داری، اولیاء سے محبت، مداومتِ ذکر، کثرتِ درود، پابندیِ نماز، علم و عمل کی اہمیت وغیرہم امور کی تاکید کی گئی ہے۔۔۔۔۔ مشتے از خروارے بعض اقوال درج کیے جاتے ہیں:

● ”توبہ تائب ہو کر راہِ تصوف اختیار کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسے شیخ کا مرید ہو، جو ظاہر و باطن کا عالم ہو۔۔۔۔۔ مرید کو چاہیے کہ وہ:

● ”برے کاموں کو ترک کرے اور مقدور بھرا کارِ خیر انجام دینے کی سعی کرے“۔۔۔۔۔

● ”بروں کی صحبت چھوڑ دے اور اچھوں کی سنگت اختیار کرے“۔۔۔۔۔

● ”حضور نبی کریم ﷺ کا اتباع کرے“۔۔۔۔۔

● ”اولیاء اللہ کو دوست رکھے اور اللہ کے دشمنوں کو دشمن جانے“۔۔۔۔۔

● ”ذکرِ الہی اور درود شریف پر مداومت کرے اور نماز ترک نہ کرے“۔۔۔۔۔

● ”ریا کاری سے اپنے اعمال ضائع نہ کرے، تکبر سے بچے“۔۔۔۔۔

● ”اعمال، اقوال اور افعال میں عجب (غرور و تکبر) سے احتراز کرے“۔۔۔۔۔

● ”اس کا کلام حکمت، خاموشی تفکر اور نظر عبرت آموز ہو“۔۔۔۔۔

● ”اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء و اولیاء کے ذکر اور ان سے تعلق پر فرحت محسوس کرے اور نفسانی احوال پر افسوس کرے“۔۔۔۔۔

● ”لعنت، ملامت اور بہتان تراشی سے گریزاں رہے“۔۔۔۔۔

● ”مال کی محبت کو دل میں جگہ نہ دے“۔۔۔۔۔

● ”اہلِ خیر اور ان کی مصاحبت کو دوست رکھے، اہلِ شر سے مجتنب رہے“۔۔۔۔۔

● ”مساکین و فقراء سے محبت رکھے“۔۔۔۔۔

● ”ایسا علم حاصل کرے، جو قربِ الہی کا ذریعہ بنے“۔۔۔۔۔ (ممتع الاسماع، صفحہ ۲۶-۲۷)

● اِهْرَبُوا مِنْ مَجَالِسِ الْفُجَّارِ، مَنْ جَالَسَ الْفُجَّارَ قَسَا قَلْبُهُ وَ مَنْ جَالَسَ الْاَبْرَارَ اسْتَنَارَ قَلْبُهُ وَ مَنْ اسْتَنَارَ قَلْبُهُ جَالَ رُوْحُهُ- (ممتع الاسماع، صفحہ ۷۱)

”گناہ گاروں کی مجلس سے دور بھاگ جاؤ، جو شخص فجار کی مجلس اختیار کرتا ہے، اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جو نیکیوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، اس کا دل روشن ہو جاتا ہے اور جس کا دل منور ہو جائے، اس کی روح پاکیزہ ہو جاتی ہے“ ---

● اَلْعِلْمُ دَوَاءٌ وَ الْجَهْلُ دَاءٌ، اَلْعِلْمُ وِ لَآيَةٍ وَ الْجَهْلُ عَدَاوَةٌ، اَلْعِلْمُ صِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْجَهْلُ صِفَةُ الْكٰفِرِيْنَ- (ممتع الاسماع، صفحہ ۷۲)

”علم دواء ہے اور جہالت بیماری، علم دوستی ہے اور جہالت دشمنی، علم ایمان داروں کی صفت جب کہ جہالت کافروں کی“ ---

● عَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ، وَ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، وَ زِيَارَةِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ- (ممتع الاسماع، صفحہ ۵۱)

”اللہ تعالیٰ کے ذکر، رسول اللہ ﷺ پر درود اور اولیاء کرام کی زیارت کو اپنا معمول حیات بنا لو“ ---

سیدی و ابی فقیہ اعظم مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قدس سرہ العزیز کے شیخ طریقت حضرت سیدی صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ العزیز کو ان کے مرشد گرامی شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد گل قدس سرہ العزیز کی طرف سے عطا کردہ

سند دلائل الخیرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مَنْ هُوَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَوْفٌ رَحِيْمٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اخْتَارَ صَفْوَةَ عِبَادِهِ وَ اَمَدَهُمْ بِعِنَايَةٍ وَ جَعَلَهُمْ مِنْ اَهْلِ وِدَادِهِ فَاسْتَخْلَصَهُمْ مِنَ الْعِبَادِ وَ سَلَكَ بِهِمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ فَجَاهَدُوا اَنْفُسَهُمْ فِيْ مَرْضَاتِهِ الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ لِيَفُوزُوا بَعْدَ الْاِنْقِطَاعِ بِالْوَصُوْلِ اِلَى الْحِظِّ الْاَوْفَرِ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ شَهَادَةٌ تَكُوْنُ بِهَا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَ اَشْهَدُ اَنْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَ رَسُوْلَهُ الْمَبْعُوْثَ مِنْ

اشرف بلاده صلى الله وسلم عليه وعلى آله واصحابه الذين جاهدوا فى الله حق جهاده واتباعه واحبابه وازواجه واولاده فبعد فان دلائل الخيرات جليلة المقدار عالية المنار بادية الانوار اشتملت على ذكر الله وعلى الصلاة والسلام على رسول الله وهما مامور بهما فى الكتاب العزيز والسنة السنينة ويتقرب بهما الصالحون فى كل بكرة وعشية قال الله تعالى فاذكرونى اذكركم وقال تعالى ولذكر الله اكبر وقال تعالى ياايها الذين آمنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا هو الذى يصلى عليكم وملكته ليخرجكم من الظلمت الى النور وكان بالمؤمنين رحيمًا تحيتهم يوم يلقونه سلام واعد لهم اجرا كريما وقال تعالى ان الله وملكته يصلون على النبى ياايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما وقال عليه الصلوة والسلام لان اقعد مع قوم يذكرون الله منذ صلوة الغداة حتى تطلع الشمس احب الى من ان اعتق رقبة من ولد اسمعيل وقال عليه الصلوة والسلام اكثروا من الصلوة على يوم الجمعة وكان ممن ظهرت عليه لوائح انوارها وبدت فى وجودها مصنونات اسرارها محبة بعزيز مولانا مولوى سيد محمد نعيم الدين المراد آبادى فاجزته بقراءتها كما اجازنى بذلك سندی المرحوم مولانا السيد محمد (مكى) الكتبى عن والده المرحوم السيد محمد (صالح) الكتبى ابن مولانا المرحوم سيد محمد بن حسين الكتبى مفتى البلد الحرام قدس المولى روحه فى دار السلام عن شيخه سيدى محمد الامير الكبير عن شيخه الشهاب الجوهري عن مولانا عبد الله الشريف عن مولانا الطيب عن والده القطب مولانا محمد عن والده القطب مولانا عبد الله الشريف المتولى القطبانية اثنين وثلاثين سنة عن سيدى على بن احمد الابخر عن القطب سيدى محمد الطالب عن القطب الكبير سيدى عبد الله القروالى عن سيدى عبد العزيز التباع دفين مراکش عن شيخه القطب سيدى محمد بن سليمان الجزولى الشريف الحسنى دفين مراکش

نفعنا الله بهم اجمعين و اعاد علينا من بر كاته آمين و اوصيه بالتقوى و التمسك
بسببها الاقوى و ان لا ينساني من دعواته في خلواته و جلواته و سيما عند ختم قراءه
الدلائل سواء قراها او اقرأها و سواء وحده او مع الاخوان فتح الله عليه و واصل نعمه
اليه بجاه سيد الانام الذي هو للرسل الكرام ختام و صلى الله على سيدنا محمد دائما
ابدا

كتبه المعتصم بذيل سيد الرسل محمد گل المدرس في المدرسة الامدادية (الواقع ببلدة مراد آباد)

رضي الله عنه، صفحہ ۵۵ علی علیہما السلام

●..... ”ثبت نعیمی“ جملہ علوم متداولہ اور اردو وظائف کی ان اسناد کا مجموعہ ہے، جو حضرت صدر الافاضل کو
ان کے شیخ و مرشد کے توسط سے حاصل ہوئیں۔۔۔ حضرت صدر الافاضل نے اپنے تلمیذ و خلیفہ ارشد
حضرت فقیہ اعظم کو رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ میں اس ”ثبت“ کی تحریری اجازت عطا فرمائی۔۔۔ بعد
ازاں ”ثبت نعیمی“ کے اسی نسخہ پر حضرت فقیہ اعظم نے شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ میں احقر کے لیے اجازت
نامہ تحریر فرمایا۔۔۔ **فلله الحمد و المنه** رضی اللہ عنہما محمد مجتبیٰ اللہ نوری علیہما السلام

(ماہنامہ نور الحبيب، بصیر پور، ضلع اوکاڑہ، شمارہ ستمبر، اکتوبر ۲۰۰۷ء)



جناب حافظ افتخار احمد قادری شاذلی مدظلہ (راولپنڈی۔ پاکستان) اپنے مضمون ”محمد بن سلیمان الجزولی

الشاذلی“ میں تحریر فرماتے ہیں!

”شہر مراکش کے قدیم حصے میں آپ کا مزار مبارک مشہور و معروف ہے اور لوگ دور دور سے آپ کے مزار
مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور مراکش کے سات مشہور اولیاء کرام میں آپ کا شمار ہوتا ہے، محمد
اللہ اس مقام مقدس پر ہمیں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا، مرکزی دروازہ سے داخل ہوں تو دائیں جانب ایک
وسیع و عریض ہال ہے جو مراکش فن تعمیر کا عظیم شاہکار نظر آتا ہے، اس ہال میں داخل ہوں تو بائیں جانب ایک
کنارے پر صاحب دلائل الخیرات شریف حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کا پُر کیف و پر انوار مزار مبارک

موجود ہے، جس کی نورانی و روحانی کرنیں دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل رہی ہیں، حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کا مزار مبارک انتہائی پُر کیف، معطر اور انوار و برکات کا مظہر ہے، آپ کی قبر مبارک چاروں اطراف سے مکمل طور پر بند ہے، اوپر ایک صندوق رکھا ہوا ہے جس پر انتہائی خوبصورت کڑھائی و لاغلاف چڑھا ہوا ہے، شب جمعہ اسمقام پر اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کا ورد ہوتا ہے، حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کے روضہ مبارک سے باہر نکلیں تو سامنے ایک صحن آتا ہے جس میں ایک فوارہ لگا ہوا ہے، حاضرین تبرکاً اس کا پانی پیتے ہیں، مذکورہ صحن سے آگے کی طرف جائیں تو سامنے سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی مسجد کا مرکزی دروازہ آتا ہے، یہ مسجد وسیع رقبہ پر قائم ہے، اس روضہ مبارک کے پورے حصے یا کمپلیکس کو ضریح بن سیدی سلیمان اور الزویہ الجزولیہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے، حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی نے کتاب دلائل الخیرات شریف شہر فاس میں تحریر فرمائی، شہر فاس کے مدرسہ الصفارین میں آج بھی آپ کا رہائشی حجرہ معروف و مشہور ہے، آپ نے اسی حجرہ میں دلائل الخیرات شریف تحریر فرمائی، بحمد اللہ بروز جمعرات ۱۵ نومبر ۲۰۰۷ء کو اس حجرہ مبارک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

دلائل الخیرات وہ عظیم کتاب ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہے، تمام معروف سلاسل طریقت کے شیوخ خود بھی اس کا ورد کرتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، یہ امر نہایت قابل ستائش و تحسین ہے کہ شہر کراچی میں نیک و بابرکت کام کے لئے ایک مجلس بنام ”مجلس دلائل الخیرات“ عرصہ سے قائم ہے، جس کے اہم اغراض و مقاصد میں دلائل الخیرات شریف کی قرأت، طباعت و شاعت و بلا ہدیہ تقسیم و ترویج شامل ہے، دلائل الخیرات شریف کی قرأت کا افتتاح بروز سوموار ۱۹ صفر ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۴ مئی ۲۰۰۱ء کو کراچی کی مشہور ”جامع مسجد آرام باغ“ میں ہوا، بحمد اللہ تعالیٰ اس قرأت آج تک بغیر کسی ناغہ کے جاری ہے، ہر روز بعد نماز عصر تا مغرب دلائل الخیرات کی قرأت و سماعت ہوتی ہے، جس میں ہر طبقہ کے لوگ نہایت ذوق و شوق اور محبت سے شامل ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کر کے ثواب اور برکت کے ساتھ ساتھ سکون قلب کی عظیم دولت سے سربشار ہوتے ہیں۔

راقم (حافظ افتخار احمد قادری) کو کئی بلاد اسلامیہ میں بزرگوں کے اعراس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی لیکن کہیں یہ نہ سنا کہ کسی مقام پر صاحب دلائل الخیرات شریف کا عرس منعقد ہوتا ہے، یہ جان کر انتہائی دلی مسرت

وراحت ہوئی کہ کراچی (پاکستان) سیدی محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمہ کا عرس منعقد ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے، آمین۔

(ماہنامہ، ضیائے حرم، لاہور، شمارہ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ / مارچ ۲۰۰۸ء)

سالانہ عرس

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے حسب سابق اس سال بھی مجلس دلائل الخیرات شریف کے زیر انتظام بروز ہفتہ 15 مارچ 2008 بمطابق 6 ربیع الانور 1429ھ جامع مسجد آرام باغ میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سید العارفين، زینت الاولیاء حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی کا سالانہ نورانی و روحانی عرس مبارک منعقد ہوا۔ جسمیں ہر طبقے سے تعلق رکھنے والوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ پروگرام کے مطابق 4 بجے عصر قرآن خوانی اور بعد نماز عصر حزب دلائل الخیرات شریف کا اجتماعی ورد کیا گیا، بعد نماز مغرب حضرت علامہ حمزہ علی قادری نے خطاب فرمایا جس کے بعد نماز عشاء تک نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ نماز عشاء کے بعد مرکزی محفل عرس شریف کا آغاز ہوا جسکی صدارت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ مرکزی خطاب لاہور سے تشریف لائے ہوئے مہمان مقرر علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا تھا جنہوں نے نہایت فصیح و بلیغ انداز میں اس نقطے کی تفصیلاً وضاحت فرمائی کہ دلائل الخیرات شریف کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کیوں فرمایا گیا ہے۔

اس مرتبہ عرس مبارک کی اس محفل کو بے شمار اعزازات حاصل ہوئے۔ صرف برکت کے لئے چند ایک کا مختصر تذکرہ۔ ﴿۱﴾ ملک کے طول و عرض اور مدینہ منورہ سے مشاہیر کرام نے اپنے اپنے پیغامات اور تاثرات ارسال فرمائے۔ جن میں مدینہ طیبہ طاہرہ سے فضیلۃ الشیخ حضرت السید تیسیر محمد الحسنی السمھودی مدظلہ العالی کا پیغام اور پاکستان میں مراکش کے سفیر عزت مآب جناب محمد رضا الفاسی کا پیغام سرفہرست ہے۔ یہ دونوں پیغامات عربی اور اردو ترجمے کے ساتھ افتخار احمد حافظ قادری نے محفل میں پڑھ کر سنائے۔

﴿2﴾ دلائل الخیرات شریف کے 425 سالہ قدیم قلمی نسخے کا مکمل عکس بصورت کتاب زیارت عام کے

لئے پیش کیا گیا۔

﴿3﴾ حضور سیدی و مرشدی کا مزار مبارک شہر مراکش میں ہے اسی مناسبت سے اس عرس کے موقع پر افتخار احمد حافظ قادری کے سفرنامہ زیاراتِ مراکش کی بھی رونمائی ہوئی اور بعد میں مہمانانِ گرامی میں اس کے نسخے بھی تقسیم کئے گئے۔

﴿4﴾ دلائل الخیرات شریف کے نسخہ مراکش کو مہمانوں میں تقسیم کیا گیا۔

﴿5﴾ جامع مسجد آرام باغ کے باہر ٹھنڈے شربت اور دودھ کی سبیل کا اللہ والوں نے اہتمام فرمایا۔

دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ سیدی امام الجزولی کے اس چشمہ فیضان کو جاری و ساری رکھے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجلس دلائل الخیرات شریف



تصویر با شکر یہ افتخار احمد حافظ قادری، راولپنڈی